اسامہ بن لادن کا C.N.N سے انٹرویو

پیٹر آرنٹ

گذشتہ مارچ میں C.N.N کے پیٹر آرنٹ نے افغانستان کے دور دراز اور دشوار گزار پہاڑی علاقے میں مجاہد اسامہ بن لادن سے ایک ملاقات کی تھی جس میں کچھ سوالات پوچھے گئے۔ یہ سوالات پیشگی مطلع کر دیے تھے اور اس میں کسی اضافے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی اس کی اجازت دی گئی۔ یہ انٹرویو ۹۰ منٹ تک جاری رہا۔ ذیل میں اس کی تفصیلات بیان کی جارہی ہیں۔

آرنٹ:۔ آپ کو سعودی عرب کے موجودہ شاہی خاندان کی حکومت پر کیا اعتراضات ہیں اور کیا شکایات ہیں۔؟

بن لادن:۔ جہاں تک سعودی عرب اور جزیرہ نمائے عرب کے موجودہ حاکم ٹولے کا تعلق ہے سب سے پہلی شکایت تو یہ ہے کہ انہوں نے امریکہ کی ماتحتی قبول کر لی ہے۔ چنانچہ بنیادی مسئلہ امریکی حکومت ہے اور موجودہ سعودی شاہی خاندان امریکی نمائندے اور اس کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اور یوں امریکہ سے وفاداری کر کے وہ عالم اسلام سے غداری کا جرم کر رہا ہے اور اسلامی شریعت کے متضاد حکومت چلا رہا ہے جو امہ کے مفاد کے سراسر خلاف ہے اس کے تمام امور حکومت اور اس کے معاملے اللہ جل شانہ کے احکامات کے خلاف ہیں یوں اتنی بنیادی خلاف ورزی سے تمام امور مملکت۔ سماجی نظام، معاشی نظام اللہ جل شانہ کے نظام کے متضاد ہو گئے ہیں۔

آرنٹ:۔ آپ کے خیال میں اگر کوئی اسلامی تحریک سعودی عرب کا نظام حکومت سنبھال لیتی ہے تو وہاں معاشرہ اس طرح کا ہو سکتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں احکامات قرآنی کے مطابق تھا؟

لادن:۔ ہم پر اعتماد ہیں۔ اللہ جل شانہ کے حکم سے مسلمان فاتح ہوں گے۔ جزیرہ نمائے عرب پر دین الہی کا نفاذ مسلمانوں کی شان و شوکت کا باعث ہو گا اور ہمیں اللہ جل شانہ کی تائید و نصرت حاصل ہو جائے گی۔

آرنٹ:۔ اگر سعودی عرب میں تحریک اسلامی حکومت قائم کر لیتی ہے تو مغرب کے ساتھ آپ کا رویہ کیا ہو گا اور کیا آپ کے تیل کی قیمت میں اضافہ ہو جائے گا۔؟

بن لادن:۔ اللہ جل شانہ کے رحم و کرم سے ہم ایک قوم ہیں اور ہماری ایک طویل تاریخ ہے۔ پندرہ سو سال سے ہم ایک عظیم مذہب پر عمل پیرا ہیں جس میں زندگی کے ہر شعبے پر نہایت جامع طریقۂ عمل موجود ہے اس میں وضاحت کے ساتھ وہ تمام حقوق و فرائض اور طریقے وضع کر دیئے گئے ہیں جس کے ذریعے انفرادی مسلمانوں اور غیر مسلموں سے تعلقات ان سے برتاؤ اور ممالک کے درمیان روابط زمانہ جنگ اور امن کے دوران متعین ہیں اس لئے ہمیں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

اگر آپ تاریخ پر نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مسلم حکومتوں نے تمام حکومتوں نے مسلم یا

غیر مسلم۔ سے روابط استوار رکھے ہیں اس میں مشترکہ مفادات کا خیال رکھا ہے زمانہ جنگ اور امن میں مختلف معاہدات بشمول تجارت کئے ہیں۔

جہاں تک تیل کی قیمت کا تعلق ہے اس کا تعین بازار کے بھاؤ، مانگ اور رسد کے مطابق ہونا چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں موجودہ قیمت حقیقی نہیں ہے کیونکہ موجودہ سعودی حکومت امریکی کٹھ پتلی ہے وہ امریکی مفادات کے مطابق تیل بہت زیادہ نکال رہی ہے تا کہ رسد زیادہ رہے مانگ اتنی ہے نہیں یوں بازار کے بھاؤ کم ہیں۔

آرنٹ:۔ جناب بن لادن آپ نے امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہوا ہے۔ آخر کیوں؟ یہ جہاد امریکی حکومت کے خلاف ہے یا سعودی عرب میں موجود فوجیوں کے خلاف ہے؟ سعودی عرب میں موجود امریکی باشندوں اور امریکی عوام کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔

بن لادن:۔ ہم نے امریکی حکومت کے خلاف اعلان جہاد کیا ہے کیونکہ امریکی حکومت جابر، ظالم اور مجرمانہ ہے۔ اس نے نہایت جابرانہ اور گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے کھلم کھلا اسرائیل کے ظالمانہ عزائم کی تائید کی ہے اس کی ہمت افزائی کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض شب معراج پر قبضہ کر لے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فلسطین اور عراق میں مسلمانوں کے قتل عام کا امریکہ براہ راست ذمہ دار ہے۔

جب ہم امریکہ کی بات کرتے ہیں تو ہمیں قنا (لبنان) میں دھماکوں کا خیال آتا ہے، ان معصوم بچوں کا خیال آتا ہے جن کے سر اور بازو ہوا میں بکھر گئے تھے۔ امریکہ تو انسانی احساسات سے عاری وحشی مجرم ہے اس نے تو بربریت کی تمام حدوں کو پار کر لیا جن کی مثال دنیا کے تمام جنگجو اور نو آبادیاتی ظالموں میں نہیں ملتی۔

امریکہ کی ایسی ہی جابرانہ اور ظالمانہ حرکتوں کی وجہ سے ہم نے اس کے خلاف اعلان جہاد کیا ہے کیونکہ ہمارا دین ایسے حالات میں ہمیں حکم دیتا ہے کہ جب ظلم اور جبر حد سے بڑھ جائے تو اللہ کے حکم کے نفاذ کے لئے اٹھ کھڑے ہو اس لئے ہم امریکہ کو تمام اسلامی ممالک سے نکال دینا چاہتے ہیں۔ جہاں تک یہ سوال کہ یہ جہاد امریکی فوجیوں کے خلاف ہے یا ان شہریوں کے خلاف ہے جو ہمارے مقامات مقدسہ میں موجود ہیں یا عام امریکی شہریوں کے خلاف ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ سب سے پہلے تو ان امریکی فوجیوں کے خلاف ہے۔ جو ہمارے مقدس مقامات پر موجود ہیں۔ ہمارے دین میں ہمارے مقامات مقدس تمام اسلامی ممالک میں سب سے زیادہ قابل احترام ہیں اور وہاں کسی غیر مسلم کا وجود ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے تمام امریکی شہری وہاں سے فوراً نکل جائیں ہم ان کی حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ ہم سوا ارب مسلمان ہیں ہمارے جذبات کسی وقت بھی رد عمل دکھا سکتے ہیں۔ کیوں کہ ہمارے چھ لاکھ معصوم بچے امریکہ کی وجہ سے عراق میں کھانے اور دواؤں سے محروم ہیں۔ ہمارے رد عمل کی ذمہ داری امریکہ پر ہو گی کیونکہ یہ امریکی ظلم جنگ کو امریکی فوجیوں سے امریکی شہریوں تک لے جارہا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے۔

امریکی عام شہریوں کے معاملے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ بری الذمہ نہیں کیوں کہ انہوں نے اپنے ووٹوں کے ذریعہ اس امریکی حکومت کو قائم کیا ہے جب کہ وہ جانتے تھے کہ ان کی حکومت نے فلسطین۔ لبنان اور عراق میں کیا جرائم کئے ہیں۔ اور دوسری جگہوں پر بھی اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ ہمارے فرزندوں اور علماء کو قید خانوں میں ڈال رکھا ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ سب آزاد ہو جائیں۔

آرنٹ:۔ آپ ہمیں جنگ افغانستان میں اپنے تجربات سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ جہاد میں آپ کیا کریں گے؟

بن لادن:۔ میں نے جہاد افغانستان سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ بغیر جہاد افغانستان میں حصہ لئے میں اتنا کچھ سیکھ سکتا یہ ایک سنہری موقع تھا میں اسے ہزاروں سال سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا بلکہ میں تو کہوں گا کہ میرے لئے یہ اللہ کا احسان اور اس کی تائید تھی۔

روس کی انتہائی طاقت کے باوجود ہم اعتماد سے آگے بڑھتے رہے اور اللہ نے ہماری مدد کی۔ ہمیں بھاری سازو سامان جو کہ ہزاروں ٹن میں تھا جس میں بلڈوزر، وزن اٹھانے والے ٹرک اور خندقیں کھودنے کی مشینیں شامل تھیں اپنے مقدس شہروں سے لانا پڑے۔ جب ہم نے دیکھا کہ روسی جارحیت مجاہدین پر بم برسا رہی ہے تو میں نے زیر زمین بڑی بڑی سرنگیں کھودیں اور ان میں بڑی بڑی ذخیرہ گاہیں تعمیر کیں یہاں تک کہ زیر زمین ہسپتال بنائے۔ ہم نے زیر زمین گزر گاہیں بنائیں اور اللہ جل شانہ کے فضل سے پہاڑوں میں دشوار گزار راستے بنائے جن سے گذر آپ بھی آئے ہیں۔ چنانچہ ہمیں بہت سے تجربات سے اللہ جل شانہ نے آگاہ کر دیا۔ سب سے بڑھ کر ایک بڑی طاقت کا جو نشہ تھا اور اس کا جو ایک دبدبہ تھا وہ ہم مسلمانوں کے ذہنوں سے نکل گیا کیونکہ ہم نے اسے تباہ کر دیا تھا۔ احساس کمزوری اور تھکن ہم سے رخصت ہو گئے اور یوں خوف سے نجات مل گئی جو کہ امریکہ نے ہمارے ذہنوں میں بسا کر فائدہ اٹھانے کا عزم کیا ہوا ہے۔ میرے ذہن میں اور تمام مسلمانوں کے ذہن میں امریکہ کے ایک عظیم طاقت ہونے کا خوف ختم ہو چکا جو کہ روس کے متعلق بھی تھا اور اب ختم ہو چکا ہے۔ آج اللہ کے فضل و کرم سے تمام مسلمانوں کے ذہن خوف سے آزاد ہیں اور ان میں روح حریت اور طاقت بیدار ہو چکی ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کی بہتر طریقے سے مدد و معاونت کر سکتے ہیں بلکہ کر رہے ہیں تا کہ مغرب اور خاص طور پر امریکی اثر و رسوخ کو اسلامی ممالک سے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔

آرنٹ:۔ امریکی حکومت کہتی ہے کہ آپ افغانستان میں فوجی تربیت میں رقم فراہم کر رہے ہیں اور اسلامی جنگجو پیدا کر رہے ہیں جو کہ بین الاقوامی دہشت گردی کر رہے ہیں جب کہ دوسری طرف آپ کو عرب اسلامی دنیا کا نیا نجات دہندہ قرار دیا جا رہا ہے۔ آپ اپنے متعلق کیا بیان کریں گے؟

بن لادن:۔ روس کی تباہی کے بعد جس میں امریکہ کا کوئی قابل ذکر کردار نہیں بلکہ یہ اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے مجاہدین افغانستان کا کارنامہ ہے۔ امریکہ اور بھی مغرور اور ہٹ دھرم ہو گیا ہے اور اس نے اپنی

چودھراہٹ قائم کرنے کے لئے نیو ورلڈ آرڈر قائم کرنے کا شوشہ چھوڑ دیا ہے۔ اور اس نے عام لوگوں کے ذہنوں میں یہ بٹھانا شروع کر دیا ہے کہ وہ جو چاہے من مانی کر سکتا ہے لیکن وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ اس نے میرے اور دوسروں کے خلاف الزامات لگانے شروع کر دیئے ہیں یہ سب کچھ اس کی خواہشات اور معیار کے مطابق ہے جو کہ مبنی برمساوات نہیں۔ اس کے معیار دہرے ہیں جو اس کے جبر اور نا انصافی کی نشاندہی کرے وہ دہشت گرد ہے۔ وہ ہمارے ممالک پر بزور طاقت قبضہ کرے، ہمارے قدرتی وسائل پر ڈاکہ ڈالے۔ ہم پر اپنے ایجنٹوں کی حکومت مسلط کر دے اور ہم اللہ کے حکم سے ہٹ جائیں تو سب ٹھیک ہے اور ہم مزاحمت کریں تو اس کی نظر میں دہشت گرد .... امریکہ کا رویہ صاف نظر آتا ہے۔ اگر معصوم اور غریب فلسطینی بچے جارح اور ظالم اسرائیل کے اپنے ملک پر جابرانہ قبضے کے خلاف اس کی فوج کو پتھروں سے ماریں تو وہ دہشت گرد مگر جب اسرائیل کے طیارے قنا (لبنان) میں اقوام متحدہ کی عمارت پر بم برسائیں جس میں عورتیں اور بچے تھے تو وہ اسرائیل کی مذمت بھی نہیں کرنے دیتا۔ مسلمان اپنا حق مانگتے ہیں تو ان کی مذمت کرواتا ہے اور اسی دوران آئرش ریپبلکن آرمی کے سربراہ جیری آدم کا بحیثیت سیاسی سربراہ وائٹ ہاؤس میں استقبال کرتا ہے۔ دشمن تو دراصل مسلمان ہیں جو اپنے حق کے لئے آواز اٹھاتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم دیکھتے ہیں امریکہ دہشت گردوں اور مجرموں کا تمام دنیا میں سردار نظر آتا ہے۔ ہزاروں میل دور جا کر غیر فوجی شہروں پر ایٹم بم گرانا امریکہ کی نظر میں دہشت گردی نہیں ہے۔ یہ ایٹم بم دراصل پوری قوم پر برسائے گئے تھے۔ بچے عورتیں اور بوڑھے جاپانی آج بھی نشانی کے طور پر موجود ہیں اور ان جاپانی شہروں کے ملبے آج بھی اس دہشت گردی کی یاد دلاتے ہیں۔ امریکہ اس کو دہشت گردی نہیں سمجھتا کہ ہمارے ہزاروں بیٹے اور بھائی عراق میں مر جائیں کیوں کہ ان کو خوراک اور دوائیں نہیں مل رہیں چنانچہ امریکہ جو کچھ کہتا ہے اس کی کوئی بنیاد نہیں اصول نہیں اور ہم اس کا کوئی اثر نہیں لیتے کیونکہ اللہ جل شانہ کی ذات پر ہم کو مکمل یقین اور بھروسہ ہے اور امریکہ کے خلاف جنگ میں ہم کو اس کی حمایت و تائید حاصل ہے۔ آپ کے سوال کے آخری حصے کے جواب میں میں یہ کہوں گا کہ اللہ جل شانہ نے ہم پر یہ فرض عائد کیا ہے اور ہم اس کو پورا کر رہے ہیں۔ ہم اپنے ان عظیم سپوتوں اور ہیروں کو یاد کر رہے ہیں جنہوں نے ریاض اور الخبر (دہران) میں امریکی قابضوں کو جہنم رسید کیا۔ ہم اپنے سپوتوں کو ہیرو اور مرد کہتے رہیں گے انہوں نے اپنی قوم کو بے غیرتی اور بے شرمی سے نجات دلائی اور پوری قوم کا سر فخر سے اونچا کیا۔ ہم اللہ جل شانہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔

آرنٹ:۔ اب چلتے ہیں ریاض اور دہران میں امریکی فوجیوں پر بمباری کی طرف۔ ایسا کیوں کیا گیا؟ اور کیا آپ یا آپ کے حواری اس حملے میں شریک تھے؟

بن لادن:۔ آپ اس دھماکے کی بنیادی وجہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس دھماکے کی وجہ وہ رد عمل ہے جو مسلمانوں کے معاملات میں بے جا مداخلت کر کے امریکہ نے کئے کہ وہ جارحیت کی حدوں سے بھی آگے بڑھ

کر ہمارے قبلہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ جو کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے لئے محترم ترین مقام ہے اس لئے دھماکے امریکہ کو باہر نکالنے کے لئے تھے۔ چنانچہ اگر امریکہ اپنے بیٹوں کو مروانا نہیں چاہتا تو ہمارے محترم علاقوں سے فوراً باہر نکل جائے۔

آرنٹ:۔ اسی مسئلے پر آپ سمجھتے ہیں کہ امریکی فوجیوں یا امریکی شہروں پر سعودی عرب میں مزید بم گریں گے یا ان پر حملے ہوں گے؟ سعودی شاہی خاندان پر مزید قاتلانہ حملہ ہوں گے؟

بن لادن:۔ پہلے سوال کے جواب میں کہوں گا کہ ریاض اور الخبر میں جو دھماکے ہوئے یہ کوئی راز کی بات نہیں کہ میں سعودی عرب یں موجود نہیں تھا مگر میں ان لوگوں کو شاباش دیتا ہوں جنہوں نے یہ بڑا کام کیا یہ ان کا کارنامہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا وہ ہمارے ہیرو ہیں۔ میں انہیں اسی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ وہ اس پرچم کے علمبردار ہیں جس پر لکھا ہے "اللہ کے سوا کوئی دوسرا الٰہ نہیں" اس طرح اس لادینیت اور ناانصافی کا خاتمہ ہوگا جو امریکہ تھوپ رہا ہے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ انہوں نے ایک عظیم کام کیا جو باعث فخر ہے اور اس میں حصہ نہ لینے کا مجھے افسوس ہے۔

آرنٹ:۔ آپ کے خیال میں سعودی عرب میں امریکی فوجیوں پر اور وہاں موجود امریکی شہریوں پر مزید بم پھینکے جائیں گے اور سعودی شاہی خاندان پر مزید قاتلانہ حملے ہوں گے؟

بن لادن:۔ یہ آپ جانتے ہیں ہر عمل کا رد عمل ہوتا ہے اگر وہاں امریکی موجود رہے یہ ایک عمل ہوگا تو یہ بھی ایک فطری تقاضہ ہے کہ رد عمل ہوگا اس بے جا موجودگی کے خلاف۔ دوسرے لفظوں میں دھماکے اور امریکی فوجیوں کے قتل جاری رہیں گے۔ یہ امریکی فوجی اپنا ملک اور خاندان چھوڑ کر صرف غرور اور ضد میں یہاں آئے ہیں تا کہ ہمارے تیل پر قبضہ جمائیں او ہماری تذلیل کریں او ہمارے دین پر رکیک حملے کریں۔ جہاں تک سعودی حکمران خاندان کا تعلق ہے وہ ان کے آلہ کار ہیں اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار ہیں۔ وہ امریکہ کے حاشیہ بردار ہیں اور اس کے محافظ ہیں۔ عوام اور نوجوان اس پر زور دے رہے ہیں کہ شاخوں کو کاٹنا اتنا ضروری نہیں جتنا کہ فساد کی جڑ کو کاٹا جائے یہ ضروری ہے۔ سارا زور اسی نکتہ پر ہے کہ جہاد امریکی فوجیوں کے خلاف ہو۔

آرنٹ:۔ شیخ عمر عبدالرحمان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا آپ کبھی ان سے ملے ہیں؟ کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟

شیخ عمر عبدالرحمان ایک مسلمان عالم ہیں اور پورے عالم اسلام میں معروف ہیں اور امریکی ظلم اور ناانصافی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کے خلاف بے بنیاد مقدمات گھڑے گئے حالانکہ وہ نابینا ہیں۔ ہم اللہ قادر مطلق سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کو بری کر دے۔ اپنے مصری ایجنٹوں اور حواریوں کو خوش کرنے کے لئے امریکہ نے انہیں سینکڑوں سال کی قید کی سزا دی ہے۔ ان کے ساتھ بہت برا سلوک ہو رہا ہے جو کسی طرح بھی ایک بوڑھے اور مسلمان عالم کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے۔

آر نٹ:۔ امریکی وزارت خارجہ نے ایک پاکستانی افسر کے حوالہ سے کہا کہ یوسف رمزی۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر دھماکے کا سزا یافتہ مجرم ہے۔ آپ کے پشاور کے گھر میں قیام پذیر رہا جہاں پر آپ کے زیر تربیت افغان مجاہدین قیام کرتے ہیں اور ایسا ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں دھماکے کے بعد بھی ہوا۔ کیا یہ سچ ہے؟ یوسف رمزی نے واقعی آپ کے گھر پشاور میں قیام کیا؟

بن لادن:۔ میں یوسف رمزی کو نہیں جانتا۔ امریکی حکومت اگر اس بات میں سنجیدہ ہے کہ اس کے اندرون ملک دھماکے نہ ہوں تو اسے سوا ارب مسلمانوں کے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑانی چھوڑ دینی چاہیے ان کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہیے۔ وہ ہزاروں فلسطینی، لبنانی اور عراقی جو مارے گئے یا بے گھر ہوئے ان کے بھی بھائی اور رشتہ دار ہیں وہ سب یوسف رمزی کو ایک مثال اور استاد بنا لیں گے۔ اور امریکی حکومت انہیں مجبور کر رہی ہے کہ وہ باہر کی جنگ کو امریکہ کے اندر لے آئیں۔ امریکی حکومت ہر چیز کو ممکن بنا لیتی ہے کہ امریکی خون کی حفاظت ہو جبکہ خون مسلم کو بہانے کی ہر جگہ اجازت ہے۔ اس طرح امریکی حکوت خود کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ امریکی عوام کو نقصان پہنچا رہی ہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

آر نٹ:۔ آپ نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر، نیویارک سٹی کو بم سے اڑانے میں مالی امداد فراہم کی تھی؟

بن لادن:۔ میں کسی طرح بھی اس دھماکے میں ملوث نہیں۔

آر نٹ:۔ آپ نے ایک عربی کے اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ عرب جنہوں نے جنگ افغانستان میں حصہ لیا تھا انہوں نے موغا دیشو۔ صومالیہ میں امریکی فوجیوں کو مارا۔ اس سلسلے میں آپ کچھ بتائیں گے۔

بن لادن:۔ امریکی حکومت وہاں بڑے طمطراق سے گئی اور کچھ دنوں تک قیام کیا اور بڑے زور و شور سے پروپیگنڈا جاری رکھا تاکہ لوگوں کے دلوں میں ایک دہشت بٹھا دی جائے کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ وہ بڑے فخر سے ۲۸۰۰۰ فوجیوں کو لے گیا غریب اور نہتے صومالی عوام کے مقابلے کے لئے۔ مقصد یہ تھا کہ عام طور پوری دنیا کو اور خاص طور سے مسلم دنیا کو خوف زدہ کر دیا جائے کہ امریکہ پوری دنیا میں جو چاہے کر سکتا ہے۔ جیسے ہی وہ موغا دیشو کے ساحل پر اترے وہاں انہیں صرف بچے ملے اور کوئی نہ تھا۔ سی این این اور دوسرے ذرائع ابلاغ نے ان کی تصویریں بنانی شروع کر دیں۔ فوجی وردیاں اور بھاری اسلحہ سے لیس فوجی اپنے کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت ثابت کر رہے تھے۔ ان کے خلاف تحریک مزاحمت شروع ہو گئی کہ یہ ہمیں مفتوح کرنے آئے ہیں مسلمانوں نے یقین نہیں کیا کہ امریکی صومالیہ کو بچانے آئے ہیں۔ انسان کے دل میں اگر صحیح احساسات ہوں تو وہ مرنے والے بچوں میں فرق نہیں کرتا، چاہے مرنے والا فلسطینی ہو یا لبنانی یا عراقی یا بوسنیائی۔ چنانچہ صومالی عوام کیسے یقین کر لیتے کہ ان جگہوں پر خود مارنے والے ہمارے بچوں کو بچانے کیسے آ سکتے ہیں۔

اللہ کے فضل و کرم سے صومالی مسلمانوں اور کچھ عرب مسلمانوں، جنہوں نے جہاد افغانستان میں حصہ

لیا تھا۔ نے مل کر کچھ امریکی فوجیوں کو مار دیا۔ امریکی انتظامیہ اس سے واقف ہو گئی۔ تھوڑی سی مزاحمت کے بعد امریکی قابض فوج وہاں سے کچھ حاصل کئے بغیر وہاں سے روانہ ہو گئی۔

اور پروپیگنڈا میں دعوی جاری رکھا کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ امریکی وہاں سے بھاگے کیونکہ وہ ان کی مزاحمت بھی برداشت نہ کر سکے جو غریب مسلح تھے ان کا اسلحہ صرف یہ تھا کہ وہ اللہ جل شانہ پر ایمان رکھتے تھے اور امریکی پروپیگنڈے کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ ہمیں وہاں سے پتہ لگا کہ امریکیوں میں ذرا بھی روحانی اور اخلاقی جرات نہیں کہ وہ مقابلہ کر سکیں جبکہ روسی فوجی اس قدر بہتر تھے کہ کچھ مقابلہ تو کرتے رہے۔ امریکی فوجی تو بھاگ کھڑے ہوئے لڑنے والوں کا ذرا بھی مقابلہ نہ کر سکے۔

اگر اب بھی یہ ہی سمجھتے ہیں کہ وہ اس قدر بڑی طاقت ہیں جبکہ وہ مسلسل ویتنام - بیروت۔ عدن اور صومالیہ میں پسپا ہو چکے ہیں تو انہیں ان کی طرف جانا چاہیے جو ان کا انتظار کر رہے ہیں۔

آرنٹ:۔ آپ کا خاندان سعودی عرب کا ایک امیر اور بااثر خاندان ہے۔ کیا کبھی انہوں نے یا سعودی حکومت نے آپ سے کہا کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں نہ کریں؟

بن لادن:۔ انہوں نے بہت کوشش کی ہے۔ انہوں نے ہم پر بہت دباؤ ڈالا ہے۔ خاص طور پر ہمارا ایک بڑا خاندانی کاروباری سرمایہ سعودی حکمران شاہی خاندان نے دبا رکھا ہے۔ انہوں نے تقریباً نو مرتبہ اپنے نمائندے خرطوم بھیجے اور میری ماں، چچا، اور بھائیوں کو کہا کہ میں اپنی سب کارروائیاں بند کر کے واپس سعودی عرب آجاؤں اور شاہ فہد سے معافی مانگ لوں مگر میں نے آرام سے اپنے خاندان والوں سے معذرت کر لی کیوں کہ میں جانتا ہوں اس کے پس پردہ کون سی طاقت کام کر رہی ہے۔ حکمران میرے اور میرے خاندان والوں کے درمیان مسائل پیدا کرنا چاہتے ہیں، تا کہ وہ ان کے خلاف اقدامات کر سکیں۔ مگر اللہ کے فضل سے وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے میں نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ میرے خاندان کے ذریعے مجھے پیغام دیا گیا اگر میں واپس نہ آیا تو میرے تمام اثاثے ضبط کر لیئے جائیں گے اور مجھے شہریت سے محروم کر کے میرا سعودی پاسپورٹ اور شناخت ختم کر دی جائے گی اور میرے خلاف سعودی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پروپیگنڈہ کر کے مجھے بدنام کر دیا جائے گا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک مسلمان اپنے دین پر سودے بازی کرے گا میں نے ان سے کہا کہ جو چاہو کر لو۔ یہ اللہ کی مملکت ہے ہم جانے سے انکار کرتے ہیں۔ ہم عزت و شرف سے رہ رہے ہیں۔ اس کے لئے اللہ کے شکر گزار ہیں۔ یہ ہمارے لئے بہت بہتر ہے کہ ہم ایک درخت کے نیچے یہاں پہاڑوں کے درمیان رہ رہے ہیں۔ بہ نسبت اس کے کہ اللہ کی مقدس زمین میں غلامی اور بے عزتی کی زندگی گزاریں اور اللہ کی عبادت بھی نہ کر سکیں جہاں ناانصافی کا دور دورہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی طاقت کا سرچشمہ نہیں۔

آرنٹ:۔ کیا کبھی سعودی ایجنٹوں نے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی؟ کیا کبھی امریکی حکومت نے آپ کو نشانہ بنایا؟ کیا آپ کو اپنی جان کا خطرہ ہے؟

بن لادن:۔ امریکی دباؤ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ سعودی دباؤ تو دراصل امریکی دباؤ ہے۔ بارہا مجھے گرفتار کرنے اور قتل کرنے کی کوششیں ہو چکی ہیں اور ایسا گذشتہ سات سال سے ہو رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے ان کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے مسلمان کے لئے اور پوری دنیا کے لئے کہ امریکہ نااہل ہے۔ کمزور ہے جب کہ وہ پوری دنیا میں اپنے آپ کو لوگوں کے ذہن میں طاقتور کے طور پر بٹھانا چاہتا ہے۔ ایک مکمل عقیدہ رکھنے والے کا ایمان ہے۔ کہ زندگی اللہ کے اختیار میں ہے اور بچانے والا بھی اللہ قادر مطلق ہے۔ جہاں تک زندگی کا خوف ہے آپ کے لئے سمجھنا مشکل ہے جب تک آپ کا یقین پختہ نہ ہو۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ کوئی ایک سانس بھی زیادہ نہیں لے سکتا جو اس کی قسمت میں اللہ نے مقرر کر دیئے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ کے مقصد کے لئے مرنا باعث عزت ہے جس کی خواہش ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی تھی۔ ان کا کہنا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اللہ کی قسم یہ میری آرزو ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا مارا جاؤں اور میں پھر زندہ ہوں مارا جاؤں اور پھر زندہ ہوں مارا جاؤں" اللہ کی راہ میں مرنا بڑے عزت و شرف کی بات ہے اور ایسا صرف قوم کے مقبول بندوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ ہم کو ایسی موت پسند ہے بالکل ایسے ہی جیسا آپ کو زندہ رہنا پسند ہے ہمیں کوئی خوف نہیں بلکہ ہم تو اسی طرح کی موت کی خواہش رکھتے ہیں۔

آرنٹ:۔ آپ کے مستقبل کے کیا ارادے ہیں؟

بن لادن:۔ آپ دیکھ لیں گے اور سن لیں گے بذریعہ ابلاغ۔ ان شاء اللہ، اللہ نے چاہا تو۔

آرنٹ:۔ اگر آپ کو موقع ملے کہ آپ صدر کلنٹن کو کوئی پیغام دیں تو وہ پیغام کیا ہوگا؟

بن لادن:۔ کلنٹن یا امریکی حکومت کا ذکر ہوتا ہے تو نفرت اور انقلاب کو ہوا ملتی ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ امریکی حکومت یا کلنٹن اور بش کا نام آتے ہی ہماری نظروں کے سامنے اور ہمارے ذہن میں ہمارے بچوں کے کٹے ہوئے سروں اور ان کے کٹے ہوئے اعضاء کی تصویر گھوم جاتی ہے جو ابھی سال بھر کے بھی نہ ہوئے تھے ان بچوں کی تصویر اور ان کے کٹے ہوئے ہاتھ جو عراق میں مارے گئے اور ان یہودیوں کی تصویر گھوم جاتی ہے جو اپنے ہاتھوں میں ہتھیار لئے ہمارے بچوں کو ہلاک کر رہے تھے۔ مسلمانوں کے ذہن اور دل مملکت امریکہ اور اس کے صدر کے لئے نفرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ امریکی صدر کا دل کوئی الفاظ نہیں جانتا۔ ایسا دل جو یقیناً سینکڑوں بچوں کا قاتل ہے وہ کوئی لفظ نہیں سمجھتا۔ ہم جزیرہ نمائے عرب کے لوگ اسے کوئی لفظی پیغام نہیں بھیجنا چاہتے کیونکہ وہ کوئی لفظ نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی پیغام میں آپ کے ذریعے بھیجنا چاہوں تو وہ صرف امریکی فوجیوں کی ماؤں کے نام ہے جو وردیاں پہن کر آئے اور غرور سے چلتے ہوئے ہماری سرزمین پر اترے جبکہ ہمارے عالموں کو قید خانوں میں ڈال دیا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سوا ارب

بقیہ ص ۲۴ پر